

27176- لواطت سے توبہ کرنا چاہتا اور تعاون کا محتاج ہے

سوال

میں دین اسلام کا التزام کرنے والا مسلمان ہوں اور ایک طویل عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا، مسئلہ یہ ہے کہ بچپن سے ہی مجھے جنسی بیماری کا شکار کر لیا گیا، اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں مردوں اور عورتوں کا رسیا ہو چکا ہوں میرے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے لیکن مجھے اس سے چھٹکارا نصیب نہیں ہو رہا اور پتہ نہیں میں اس سے کس طرح نجات حاصل کر سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ تو اس معصیت کا ارتکاب نہیں کرتا لیکن بعض اوقات اس کا ارتکاب ہو جاتا ہے، اور میں اس فعل پر نادم رہتا ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جنسی انحراف کو پسند نہیں فرماتا، لیکن مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں اپنے آپ کا تعاون کروں اور اس سے رک جاؤں۔

اپنے آپ کو بدلنے کی بہت کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بھی تعاون مدد طلب کی ہے، اور مسلمانوں کے سامنے اس کا اعتراف بھی کیا ہے تاکہ وہ میرا تعاون کریں لیکن؟ اسی طرح میں ماہر نفسیات کے پاس بھی گیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے محبت ہے لیکن میرے معاملات اس محبت کے خلاف ہیں میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

میں اس بیماری کا شکار ہوں جس کی بنا پر مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ شریعت اسلامیہ لواطت کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم کیوں اور کس لیے دیتی ہے۔

میرے سب دوست و احباب مسلمان ہیں اور دین کا التزام کرنے والوں میں سے ہیں، لیکن شیطان کی کوشش ہے کہ وہ میرے اور میرے دوست و احباب کے ایمان کو تباہ کر دے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرا تعاون کرتے ہوئے اس کا کوئی حل بتائیں اگرچہ وہ حل دنیا کے کسی کونے میں ہو اور میں وہاں جانے کی تکلیف کروں گا، اس لیے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اب دوبارہ اس قبیح اور گندے عمل کو دہراؤں۔

اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی شخص پر نظرہ بنا رہوں۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ سے اس مسئلہ میں چار نقاط کے اندر رہتے ہوئے بات کریں گے اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوگی، لہذا ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ پورے دھیان اور غور سے پڑھیں۔ وہ چار نقاطی فارمولہ یہ ہے:

پہلا معاملہ:

لواطت کی قباحت و رسوائی اور گندگی:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ قوم لوط کے بارہ میں کہتے ہیں:

اصحاب قول اول جو کہ جمہور علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ: کئی ایک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے کہ:

لواطت کے علاوہ کسی اور معصیت میں فساد عظیم نہیں اور لواطت بھی کفر کے فساد کے ساتھ ہی ملی ہوئی ہے بلکہ ہو سکتا ہے قتل سے بھی زیادہ باعث کا باعث ہے جس کا ان شاء اللہ آگے بیان ہوگا۔

ان کا کہنا ہے: دنیا میں قوم لوط سے قبل اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی اس کبیرہ گناہ میں مبتلا نہیں کیا، اور پھر انہیں اس جرم کی سزا بھی ایسی دی کہ دنیا میں کسی اور امت کو اس طرح کی سزا نہیں دی گئی، اور ان پر کسی قسم کی سزا نہیں جمع کر دی گئیں مثلاً:

حلاکت و بربادی، اور ان پر ان کے گھروں کو الٹ دیا گیا، اور انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا، آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برسائی گئی، ان کی آنکھوں کو مٹا دیا گیا اور انہیں مستقل عذاب دیا گیا اور انہیں ایسی عبرت سزا دی گئی جو کسی اور امت کو نہیں دی گئی۔

یہ سب کچھ صرف اور صرف اس جرم عظیم کی بنا پر ہی تھا یہ ایسا جرم ہے جس کے کرنے سے زمین کے کناروں میں زلزلہ پیا ہو جائے اور جب فرشتے یہ عمل ہوتا دیکھیں تو وہ نزول عذاب کے ڈر سے آسمان و زمین کے کناروں سے جگانا شروع کر دیں اور زمین اپنے رب کے سامنے گر گرانے لگے اور قریب ہے کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ پر نہ ٹھہر سکیں۔

جس کے ساتھ یہ کام کیا جا رہا ہے بہتر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، اور جب کوئی مرد اس سے لواطت کرتا ہے اس نے اسے ایسے قتل کر دیا کہ وہ اس جرم کے ساتھ زندہ رہنے کی امید ہی نہیں رکھتا، عمومی قتل کے خلاف کیونکہ جب اسے قتل کیا جائے تو وہ مظلوم ہو کر قتل ہو رہا ہے اور شہید ہے اور ہو سکتا ہے اسے یہ آخرت میں فائدہ بھی دے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے:

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے قتل پر اجماع ہے جس میں کسی بھی دو صحابیوں نے اختلاف نہیں کیا، بلکہ اختلاف صرف اسے قتل کرنے کی کیفیت میں ہے کہ اسے کس طرح قتل کیا جائے۔

تو اس سے بعض لوگ اس کے قتل میں اختلاف سمجھ رہے ہیں، اور اسے انہوں صحابہ کے درمیان ایک نزاعی مسئلہ بیان کر دیا ہے، حالانکہ اس مسئلہ میں تو ان کے درمیان اجماع پایا جاتا ہے۔

جو شخص بھی مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کے متعلق غور فکر اور سوچ و سچا کرے اس کے لیے ان دونوں کے درمیان فاصلہ اور بعد واضح ہو جائے گا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿خبر دارزنا کے قریب بھی نہ جانا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی اور فحش کام ہے اور بہت ہی بری راہ ہے﴾۔ الاسراء (32)۔

اور لواطت کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے بھی دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا﴾۔ الاعراف (80)۔

تو ان آیات پر غور کرنے والے کو یہ فرق ظاہر ہو جائے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لفظ فاحشہ کو نکرہ بیان کیا ہے یعنی وہ فحش کاموں میں سے ایک فحاشی ہے، اور لواطت والی آیت میں الفاحشہ کو معرفہ ذکر کیا ہے، جو کہ اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ لواطت ایسی فحاشی ہے جو اسم فحش کے تمام معانی کو اپنے اندر سمونے ہوئے ہے۔۔۔۔

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فحاشی کی حالت بیان کر کے تاکید بیان کی ہے کہ یہ ایسی فحاشی ہے جو دنیا میں پہلے کسی نے بھی نہیں کی فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿جس کو تم سے پہلے کسی نے بھی دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا﴾۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تاکید میں زور پیدا کیا اور ایسی صراحت بیان کی جس سے دل دور بھاگتے ہیں اور کان سننے سے کتر اتے اور شدید قسم کی نفرت کرتے ہیں، وہ یہ کہ جس طرح کوئی مرد کسی عورت سے جماع کرتا ہے اسی طرح کوئی اپنی طرح کے مرد کے ساتھ یہ فعل کرے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿تم مردوں کے ساتھ شہوت زنی کرتے ہو﴾۔۔۔

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی قباحت کی تاکید بیان کی کہ لواطت ایسا کام ہے جو مردوں کی فطرت کے برعکس ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا ہے، اور انہوں نے اس طبیعت کو بھی بدل کر رکھ دیا جو اللہ تعالیٰ نے مردوں میں رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو طبیعت رکھی ہے وہ عورتوں کی خواہش ہے مردوں کی نہیں لیکن انہوں نے معاملہ الٹ کر رکھ دیا اور فطرت و طبیعت کے برعکس چلنے لگے اور مردوں سے مرد تعلقات استوار کرنا شروع ہو گئے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اسی لیے ان پر ان کے گھروں کو الٹ کر رکھ دیا اور ان کے نچلے حصہ کو اوپر کر دیا اور اسی طرح انہیں پلٹا اور عذاب میں انہیں سر کے بل گرا دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کی تاکید کرتے ہوئے اس پر حکم لگایا کہ یہ اسراف اور حد سے تجاوز ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿بلکہ تم تو اسراف و زیادتی کرنے والی اور حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو﴾۔

آپ ذرا غور و فکر تو کریں کہ زنا میں بھی اس طرح یا پھر اس کے قریب کے فرامین آئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ فرمان بھی جاری کیا :

﴿اور ہم نے اسے اس بستی والوں سے نجات دی جو خباثوں اور فحش کام کرتے تھے﴾۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کرتے ہوئے انہیں ایک انتہائی اور آخری قبیح وصف سے نوازتے ہوئے فرمایا :

﴿بلاشبہ وہ فاسق اور برائی کرنے والی قوم تھی﴾۔ الانبیاء (74)۔

اور انہیں ان کے نبی کے قول میں فساد یوں کے نام سے نوازا :

﴿میرے رب مجھے میری فسادی قوم کے خلاف مدد و تعاون عطا فرما﴾۔ الانبیاء (75)۔

اور فرشتوں کی زبان سے ابراہیم علیہ السلام کے سامنے انہیں ظالم کہا :

﴿بلاشبہ ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بلاشبہ اس کے رہنے والے ظالم قسم کے لوگ ہیں﴾۔ العنکبوت (31)۔

آپ غور کریں کہ اس جیسی سزا کسے دی گئی اور اس طرح کی مذمت کس کی گئی ہے ؟

لذتیں ختم ہو جاتی ہیں اور حسرت و یاس باقی رہتی ہے، شہوات ختم ہو جاتی ہیں اپنے پیچھے شقاوت و بدبختی وراثت میں چھوڑ جاتی ہے، یہ کام کرنے والے فائدہ تو بہت کم حاصل کرتے ہیں لیکن ایک طویل عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وہ مضر اور ردی قسم کی زندگی گزارتے رہے جس کی سزا میں انہیں عذاب الیم کا سامنا کرنا پڑا، انہیں شہوات کے نشہ نے مدہوش کر دیا اور جب انہیں ہوش آیا تو وہ عذاب والوں کے ساتھ تھے، وہ اس غفلت میں سوئے رہے اور جب بیدار ہوئے تو ہلاکت والے گھر میں تھے۔

اللہ کی قسم وہ بہت زیادہ ندامت کرنے لگے لیکن اس وقت اس ندامت نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا، اور وہ اپنے کیے پر آنسوؤں کے بدلے خون کے آنسو روتے رہے۔

اگر آپ اس گروہ کے اوپر نیچے دیکھیں تو جہنم کی گھرائیوں میں ان کے مونہوں اور جسموں سے آگ نکل رہی ہوگی اور وہ وہاں لذیذ شراب کی جگہ کھولتے ہوئے گرم پانی پی رہے ہوں گے اور انہیں چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے کہا جائے گا: جو کچھ تم کمائی کرتے رہے ہو اس کا بدلہ چکھو۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا﴾۔ الطور (16)۔

دیکھیں الحجاب الکافی ص (240-245) یہ اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا نقطہ اور معاملہ:

اس فحش کام سے جسمانی اور صحت کو نقصان:

ڈاکٹر محمود حمزہ جازی اپنی کتاب "الامراض الجنسیہ والتناسلیہ" (جنسی اور تناسلی امراض) میں لواطت کی بنا پر ہونے والے بعض خطرات اور نقصانات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وہ امراض جو لواطت جنسی سے منتقل ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- ایڈز، یہ ایک ایسا مرض ہے جس سے قوت مناعت جاتی رہتی ہے جس سے عادتاً موت واقع ہو جاتی ہے۔

2- جگر کی بیماری۔

3- زہری کا مرض۔

4- مرض سیلان۔

5- جراثیمی میلان کی جلن۔

6- ٹائیفائیڈ۔

7- ایبیا کا مرض۔

8- انٹریوں میں کیڑے پڑنا۔

9- خارش (چنبل)۔

10- زیر ناف جوؤں کا پڑنا۔

11- سائٹوملگ وائرس جو سرطان کا باعث بنتا ہے۔

12- تناسلی امراض۔

تیسرا نقطہ :

اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس سے اس برے فعل کی قباحت اور گندگی اور فحاشی واضح ہوتی ہے، اور جو کچھ اس قبیح فعل کے ارتکاب سے نقصان دہ امراض پیدا ہوتے ہیں وہ بھی واضح ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود گنہگاروں اور معصیت کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔

آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان پر غور و فکر کریں :

{ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک و صالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے { الفرقان (68-70)۔

اور اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان پر غور کرنے سے آپ کو علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اور فضل عظیم ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

{ تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل ڈالتے ہیں }۔

مفسرین نے تبدیل کے دو معنی بیان کیے ہیں :

اول :

بري صفات کو اچھی صفات میں تبدیل کرنا، مثلاً ان کے شرک کو ایمان کے ساتھ اور زنا کو عفت و عصمت کے ساتھ اور کذب و جھوٹ کو سچائی کے ساتھ اور خیانت کو امانت کے ساتھ اور اسی طرح دوسری صفات بھی۔

دوم :

جو برائیاں کی ہیں انہیں قیامت کے دن نیکیوں میں بدلنا۔

تو آپ پر ضروری اور واجب ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ عظیم کریں، اور یہ بات علم میں رکھیں کہ آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کرنا آپ کے لیے اپنے اہل عیال اور دوست و احباب اور پورے معاشرہ سے بھی بہتر اور اچھا ہے۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ زندگی بہت ہی کم ہے اور آخرت ہی باقی رہنے والی اور بہتر ہے، اور آپ یہ بھی نہ بھولیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قوم لوط کو ایسے عذاب اور طریقے سے ہلاک کیا تھا جس کے ساتھ کسی اور کو ہلاک نہیں کیا گیا۔

چوتھا نقطہ :

اس مصیبت میں مبتلا شخص کا علاج :

1- ان اسباب سے دور رہیں جو اس معصیت و گناہ میں وقوع کی آسانی کا باعث بنتے ہیں اور آپ کو یاد دلاتے ہیں مثلاً :

- آپ نظریں نیچی رکھیں، عورتوں اور ڈش وغیرہ دیکھنے سے باز رہیں۔

- کسی عورت یا مرد سے خلوت نہ کرنا۔

2- آپ ہمیشہ ایسے کام میں مشغول رہیں جو آپ کو دینی یا دنیاوی فائدہ دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر﴾۔

جب آپ دنیا کے کام سے فارغ تو آخرت کے عمل کرنے میں کوشش کریں مثلاً تلاوت قرآن اور طلب علم اور اچھی اور نفع مند کیسٹیں سننے میں وقت گزاریں۔۔۔

اور جب آپ ایک اطاعت سے فارغ ہوں تو دوسری میں مشغول ہو جائیں اور جب دنیا کے کاموں سے فارغ ہوں تو آخرت کی تیاری میں لگ جائیں۔۔۔ اور اسی طرح چلتے رہیں۔

اس لیے کہ اگر آپ اپنے آپ کو حق میں مشغول نہیں کریں گے تو وہ آپ کو باطل میں مشغول کر دے گا لہذا آپ اپنے نفس کو فرصت ہی نہ دیں کہ وہ یہ کام کرے اور نہ ہی اس کے لیے وقت مہیا کریں کہ وہ اس فحش کام کے بارہ میں سوچ ہی نہ سکے۔

3- آپ اس فحش کام کی لذت اور اس کے بعد ہونے والی ندامت و پریشانی اور ہمیشہ کے لیے چمٹی رہنے والی حیرت کے درمیان موازنہ کریں، پھر آپ دیکھیں کہ آخرت میں ملنے والے عذاب کا بھی اندازہ کریں، تو کیا آپ کے خیال میں کچھ دیر میں ہی ختم ہو جانے والی لذت کو کوئی عقل مند ہمیشہ رہنے والی ندامت و عذاب پر مقدم کر سکتا ہے۔

آپ کو اس معاملہ سے بچنے کے لیے قوت دینے اور بچنے پر راضی کرنے والی چیز پر اجماع کرنے کے لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "الجواب الکاافی لمن سال عن الدواء الثانی" کا مطالعہ کرنا چاہیے، جسے حافظ رحمہ اللہ نے آپ جیسے لوگوں کی حالت کے بارہ میں لکھی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو کامیابی نصیب فرمائے۔

4- عقل مند کسی بھی محبوب چیز کو نہیں چھوڑتا مگر اس سے بھی اعلیٰ اور محبوب چیز کے لیے اسے چھوڑ سکتا ہے یا پھر وہ اس کے مکروہ کے ڈر سے ترک کرتا ہے۔

تو یہ فحاشی آپ پر دنیا و آخرت کی نعمتوں کو محروم کر رہی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت بھی جاتی رہتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی و غضب کا مستحق ٹھہرے گا۔

تو اس فحاشی کی بنا پر آپ اپنے آپ سے فوت ہو جانے والی خیر و بھلائی اور جو کچھ آپ کو شکر و برائی حاصل ہوتی ہے اس کے درمیان مقارنہ و موازنہ کریں، اور عقل مند کو علم ہے کہ وہ ان دونوں چیزوں میں سے کسے مقدم رکھے۔

5- اور پھر ان سب اشیاء سے بھی اہم یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اس سے تعاون کی درخواست کریں کہ وہ آپ سے یہ برائی دور کر دے، اور آپ قبولیت کے اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے سجدہ اور نماز کے اندر تشدد میں اور رات کے آخری حصہ میں اور بارش کے نازل ہونے کے اوقات اور سفر اور روزے کی حالت اور روزہ افطاری کے اوقات میں خاص طور پر دعا کریں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو رشد و ہدایت سے نوازے اور آپ کی توبہ قبول فرمائے، اور آپ کو ہر قسم کے برے اعمال اور اخلاق سے بچائے، آمین یا رب العالمین۔

واللہ اعلم۔